171981 ـ يهوه كے گواه كون ہيں اور اس فرقہ كى جانب منسوب مسلمان كى بيوى كا حكم كيا ہے ؟

سوال

ميرى بيوى يہوديوں كے " شہود يهوه " نامى گروہ سے تعلق ركھتى ہے، ميں نے اسے كئى بار اسلام قبول كرنے كى دعوت بھى دى ليكن اس نے قبول نہيں كى، اس سے ميرا ايك سالہ بچہ بھى ہے، دين كے علاوہ ميرى ہر بات تسليم كرتى ہے تو كيا مجھے اسے اپنى بيوى بنائے ركھنا چاہيے ہو سكتا ہے ميرى دعوت سے وہ دين اسلام قبول كر ہى لے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

يهوه عبرى زبان ميں رب كا نام ہے، اور اس گروہ كو " برج المراقبہ " يعنى نگران برج بھى كہا جاتا ہے.

" شہود يهوه " نامى گروہ كے پيروكار جو اپنے آپ كو نصارى تصور كرتے ہيں، ليكن واقعات اس بات كے شاہد ہيں كہ نصارى اس گروہ سے برات كا اظہار كرتے ہيں، اور بعض نصارى ت وانہيں بدعتى خيال كرتے ہيں، اور كچھ انہيں كافر قرار ديتے ہيں!

انہيں كافر قرار دينے كا سبب يہ ہے كہ اس فرقہ كے لوگ عيسى عليہ السلام كو اللہ تسليم نہيں كرتے، اگرچہ وہ معبودوں ميں سے اسے ايك معبود تصور ضرور كرتے ہيں، يعنى يہ دوسرے درجہ كا الہ مانتے ہيں، اللہ ايسے عقيدہ سے محفوظ ركھے.

اسى طرح اس گروہ لوگ باقى نصارى كو كافر كہتے ہيں حتى كہ اس گروہ كے ہاں حرام كاموں كى فہرست ميں " چرچ جانا بھى شامل ہے؛ اور يہ ہر ايك دوسرے كو الزام ديتے ہيں كہ ان كے پاس انجيل كا تحريف شدہ اور نقلى نسخہ ہے.

ظاہر يہى ہوتا ہے كہ يہ تنظيم يہوديوں كے شكنجہ ميں جكڑى ہوئى ہے اور يہوديوں كے ماتحت ہے، اور يہوديوں كے عقائد و افكار كى آبيارى كرتى ہے، خاص كر دنيا كے خاتمہ كے ليے، انہوں نے جو دنيا كے خاتمہ كے جو دعوے كيے اس كا جھوٹ سامنے آ چكا ہے، اس كے باعث ان كے دين سے بہت سارى جماعتيں نكل كر ان كے افكار كو ترك كر چكى ہيں.

ان کے عقائد میں شامل ہے کہ عیسی بن مریم علیہ السلام اللہ کی سب سے عظیم اور پہلی مخلوق ہیں، اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی لہذا یہ الہ بننے کے مستحق ٹھرے! اور انہوں نے ہی مخلوقات کو پیدا کیا! اور وہ آسمان میں میخائیل نامی ایك فرشتہ ہیں جو باقی سب فرشتوں کا سردار ہے، اور زمین میں یسوع مسیح کے نام سے بشر ہیں!

اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ ان کی تنظیم کا کمیٹی اللہ کی جانب سے اختیار کی جاتی ہے! اور یہ تنظیم ہی اللہ تعالی کی تعلیمات لوگوں تك پہنچانے کے لیے واحد چینل ہے.

اس لیے ان اور باقی نصاری پر کافر کا حکم لگانے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، یہ سب نصرانی فرقے اور گروہ اللہ کے ساتھ اور بت پرستی و وثنیت کے عقائد پر مشتمل ہیں.

اس لیے کہ " شھود یھوہ " نامی فرقہ نصرانیت کی طرف منسوب ہے اور ان کا دینی مرجع انجیل ہے تو یہ نصرانی فرقہ ہوا اور انہیں بھی وہی احکام دیے جائیں گے جو باقی نصاری کو دیے جاتے ہیں.

الموسوعۃ المیسرۃ في الادیان و المذاہب و الاحزاب المعاصرۃ میں " شھود یھوہ " نامی گروہ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

" یہ دینی اور سیاسی عالمی تنظیم ہے، جو خفیہ تنظیم اور اعلانیہ فکر و سوچ پر قائم ہے، انیسویں صدی کے نصف میں امریکہ منظر عام پر آئی، جیسا کہ اس تنظیم کا دعوی ہے کہ یہ نصرانی تنظیم ہے، اور واقعات اس کی تائید کرتے ہیں کہ یہ یہودیوں کے کنٹرول میں ہے، اور یہودیوں کے لیے کام کرتی ہے، اور شھود یھوہ کے ساتھ ساتھ " نئی عالمی جماعت " کے نام سے جانی جاتی ہے، یہ " 1931 " میں منظر عام پر آئی اور امریکہ میں اسے منظر عام پر آنے سے قبل ہے " 1884 " میں اسے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ فی الادیان و المذاہب و الاحزاب المعاصرۃ (2 / 658).

اور اسی کتاب میں یہ بھی درج ہے:

" ایك خاص فہم کے اعتبار سے اسے خاص نصرانی فرقہ شمار کرنا ممکن ہے، لیکن یہ لوگ واضح طور پر یہودیوں کے زیر اثر ہیں، اور بالجملہ یہودیوں کے عقائد رکھتے اور یہودیوں کے اہداف کے لیے کام کرتے ہیں.

یہ قدیم فلاسفہ اور خاص کر یونانیوں کے افکار سے متاثر ہیں، ان کا اسرائیل اور یہودیوں عالمی تنظیموں مثلا ماسونی وغیرہ سے خاص تعلق ہے.

اس کے علاوہ ان کے انٹرنیشنل مشنری اور کیمونسٹ تنظیموں سے بھی تعلق ہیں " انتہی

ديكھيں: الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة (2 / 660).

دوم:

اكثر علماء كرام كے قول كے مطابق اس نصرانى عورت سے شادى جائز ہے، ليكن اس كے ليے كچھ شرطيں ان شروط كو ديكھنے كے ليے آپ (95572) اور (2527) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

يہ شرط نہيں كہ شادى كے بعد وہ عورت مسلمان ہو، بلكہ اپنے عقيدے پر رہتے ہوئے بھى يہ عقد باقى رہےگا، ليكن ہم مسلمانوں كو يہى نصيحت كرتے ہيں كہ وہ غير مسلم عورت سے شادى مت كريں، بلكہ وہ مسلمان عورتوں ميں سے ہى بہتر اور اچھى بيوياں اختيار كريں.

كيونكہ شادى ميں بيوى كے كندھوں پر بہت بھارى ذمہ دارى عائد ہوتى ہے، اس نے اپنى عزت اور خاوند كے گھر اور بچوں كى تربيت كرنا ہوتى ہے، يہ عظيم كام ايك صالحہ اور مستقيم مسلمان عورت ہى صحيح طرح سرانجام دے سكتى ہے جو اللہ سبحانہ و تعالى كى اطاعت كرنے والى ہو.

ميرے سائل بھائى معاملہ آپ كے ہاتھ ميں ہے، اگر آپ ديكھتے ہيں كہ اس عورت كے ساتھ ہى آپ كا رہنا اور اسے بيوى بنائے ركھنا ہى مصلحت ہے تو پھر آپ اسے بيوى بنائے ركھيں، اور اگر آپ يہ خيال كرتے ہيں اور ديكھتے ہيں كہ وہ آپ كے گھر اور آپ كى اولاد كو خراب كر ديگى تو پھر آپ اس سے كنارہ كش ہو جائيں، اہل كتاب كى عورتوں سے شادى كرنے كا انجام خطرناك ہے، اس ميں سے چند ايك اشياء كا ہم درج ذيل سوالات كے جوابات ميں ذكر كر چكے ہيں، آپ ان كا مطالعہ ضرور كريں:

(12283) اور (20227) اور (44695).

ليكن آپ كو طلاق دينے سے قبل اپنے بيٹے كے متعلق بيوى سے احتياط كرنى چاہيے، اسے آپ طلاق كے بعد بيٹے كى پرورش و تربيت كا حق مت ديں، يا پھر اسے كفريہ ممالك ميں بھى ساتھ نہ لے جانے ديں؛ كيونكہ اس طرح آپ بيٹے كو ضائع كر ديں گے، اور اس كا دين خراب كر بيٹھيں گے.

واللہ اعلم .